انتالیسویں سالانہ تقریب تقسیم اسناد

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، پشاور

بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۸۷ء

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی انتالیسویں تقریب تقسیم اسناد بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر جناب میاں جمال شاہ کاکاخیل وزیر زراعت، جنگلات و امداد باہمی صوبہ سرحد مہمانِ خصوصی تھے۔ جنہوں نے تربیت یافتہ افسران میں ڈگریاں، تمغے اور انعامات تقسیم کئے۔

اس تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد جناب محمود اقبال شیخ ڈائریکٹر جنرل نے پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں کا ایک جائزہ پیش کیا جو مندرجہ ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

محترم وزیر زراعت وجنگلات و امداد باہمی صوبہ سرحد

وائس چانسلر صاحبان جامعات پشاور

معززخواتین وحضرات!

السلام علیکم!

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کے انتالیسویں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں آپ کی تشریف آوری اور اس ادارے کی قدر افزائی کے لئے انتہائی ممنون ہوں۔ مختلف النوع مصروفیات سے وقت نکالنا کسی بھی صاحب عمل کے لئے بہت دشوار ہوتا ہے۔ یہ آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ ہماری درخواست پر اپنا کچھ وقت عطا کرنا خندہ پیشانی سے منظور فرمایا۔ اس تقریب میں آپ کی موجودگی ہمارے لئے باعثِ صد افتخار ہے۔

ہر فہم و فراست رکھنے والے شخص کے ذہن میں سوال اُبھرتا ہے کہ آخر پاکستان میں جنگلات کا رقبہ ۲ء۵ کیوں ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ایک تو پاکستان خطۂ ارض کے اس گوشے میں واقع ہے جہاں بارشیں کم ہوتی ہیں اور نباتات کو بڑھنے، پھلنے اور پھولنے کا موقع نہیں ملتا۔ پاکستان بننے کے بعد جو جنگلات ہمارے حصے میں آئے اُن کو پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کے دوران کٹائی کی وجہ سے خاصا نقصان پہنچ چکا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد مہاجرین کی آبادکاری، نئے مکانات، دکانیں، سکول، ہسپتال اور دفاتر کی تعمیر کے لئے لکڑی کی ضرورت پڑی۔ قیام پاکستان کے وقت بمشکل کوئی فیکٹری تھی جو لکڑی کو بطورِ خام مال استعمال کرتی تھی۔ لیکن اب دو سو (۲۰۰) ایسی فیکٹریاں بن چکی ہیں جن کا انحصار خام لکڑی پر ہے۔ اِس وقت ہم ہر سال بیس (۲۰) ملین مکعب فٹ ایندھن اور دو ملین مکعب فٹ عمارتی لکڑی استعمال کر رہے ہیں۔ آئندہ ضرورت اور بڑھتی ہوئی آبادی کو مدِنظر رکھا جائے تو اِس صدی کے آخر تک اِس سے دوگنی لکڑی کی ضرورت ہوگی۔ ظاہر ہے کہ جنگلات کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تحقیق، تعلیم و تربیت اور جنگلات کی افزائش اور حفاظت کے لئے کارکنان کو مل کر مسلسل اور اَن تھک محنت کرنا ہوگی۔

جناب والا! چونکہ آپ پہلی مرتبہ یہاں تشریف لائے ہیں اس لئے مناسب ہوگا کہ اس ادارے کی سرگرمیوں سے مختصراً آپ کو روشناس کرایا جائے۔

ادارے کا بڑا مقصد جنگلات کو اس طور سے ترقی دینا ہے کہ ان سے مطلوبہ پیداوار مثلاً عمارتی و سوختنی لکڑی، چارہ اور جنگلی جانوروں کی کارآمد اقسام اور عمدہ قابلِ استعمال پانی کی مناسب مقدار کا حصول ایک تسلسل کے ساتھ ممکن ہو سکے۔ جنگل کے سرمائے اور متعلقہ دیگر وسائل کے بہترین انتظام کے لئے اِس ادارے نے صوبہ جات کے محکمہ ہائے جنگلات اور دیگر اداروں کو حتی الوسع ماہرانہ رہنمائی فراہم کی ہے۔ جنگل لگانے اور ان کے انتظام کے بہتر اور معیاری طریقوں کی بدولت یہ ادارہ لکڑی اور اس سے بنی ہوئی اشیاء کی طلب و رسد کے درمیان وسیع تفاوت کو کم کرنے میں کوشاں رہا ہے۔ ان طریقوں میں بہتر بیجوں کی نشان دہی، مختلف اقسام کے درختوں کی نرسریوں کا قیام، تیز بڑھنے والے درختوں کو قدرتی جنگلات اور زرعی زمینوں پر لگانے کی ابتداء شامل ہیں۔
اس ضمن میں جونیپر کے درختوں کی نئی پود کا نرسری میں حصول ایک ایسی کامیابی ہے، جس کا

تصوّر بھی قبل ازیں محال تھا اور جس کے باعث بلوچستان میں جونیپر کے رُو بہ تنزّل جنگلات میں شجرکاری کے صحیح طریقے دریافت کئے جا چکے ہیں. سفیدے اور لاچی کے درختوں کو ذخیرہ جات کی صورت میں اراضی پر اُگانے اور ان کے بندوبست کے طریقوں کو وضع کیا گیا ہے۔ سفیدے اور لاچی پر کئے گئے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ ان کو کم فاصلے پر اگانے سے فی ہیکٹر پیداوار زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ ہماری سوختنی اور عمارتی لکڑی کی ضروریات کا نوے اور پچاس فیصد علی الترتیب زرعی اراضی سے حاصل ہوتا ہے لہذا ملک کے مختلف حصّوں میں زرعی فصلوں کے ساتھ شجرکاری کے فروغ کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے. میرپورخاص سندھ میں زرعی فصلوں کے لئے حفاظتی پٹیوں کے قیام نے بہت اچھا اثر ڈالا ہے اور اِس سے ملک کے اس حصّے میں شجرکاری کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ اس طرح کا کام صوبہ سرحد میں بھی زیرِ تحقیق ہے تاکہ زرعی فصلوں اور اشجار کے باہمی ربط اور تقابل کا جائزہ لیا جا سکے. کم بارش والے اور سیم وتھور زدہ علاقوں میں شجرکاری کے لئے بہت سی اقسام مناسب ثابت ہوئی ہیں۔ چیڑ کے درختوں سے بروزہ کی پیداوار کے سلسلے میں کئے گئے نوسالہ تجربات کا نچوڑ یہ ہے کہ بہتر طریقوں کے استعمال سے بروزہ کی پیداوار دوگنی سے زیادہ کی جا سکتی ہے۔ چراگاہوں، آبگیر رقبوں اور جنگلی جانوروں کی افزائش و بندوبست پر بھی تحقیق جاری ہے. مثال کے طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ مناسب وقت میں تخم ریزی سے دھامن (CENCHRUS CILIARIS) اور پیپی کم کے خشک چارے کی پیداوار پانچ ہزار کلوگرام فی ہیکٹر تک بڑھائی جا سکتی ہے. جبکہ تخم ریزی کے بغیر یہ پیداوار صرف پچاس کلوگرام فی ہیکٹر تھی۔ آب گیر رقبوں اور تحفظ اراضیات پر تجربات سے شجرکاری، گھاس کی تخم ریزی، بندات اور روانی آب کے راستوں کے ساتھ علاقوں میں چرائی کے لئے جزوی بندش نے اپنی افادیت کو ثابت کیا ہے. جنگلی جانوروں کی بعض اقسام مثلاً اڑیال، مارخور اور چلتن کے پہاڑی بکرے کی عادات، خوراک اور تعداد نفوس پر عمدہ مواد جمع کیا گیا ہے۔ متعلقہ ذیلی شعبے میں ملک بھر میں آبی پرندوں کا سالانہ شمار باقاعدگی سے کیا جاتا ہے. چونکہ لکڑی کا صحیح استعمال نہایت اہمیّت کا حامل ہے لہذا پاپلر اور یوکیلپٹس کی لکڑی کو ہوا میں خشک کرنے کے بعد ان کے مختلف استعمالات کے بارے میں علاماتی اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں. ان کی طبعی اور میکانکی خصوصیات کا تعین کیا گیا ہے اور ان کو کامیابی کے ساتھ فرنیچر کے لئے اور بجلی کے کھمبوں پر چوبی بازوؤں کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ بہت سی ادنیٰ

اقسام کی لکڑیوں کو تجربات کے بعد دروازوں کے تختوں اور پلیبٹوں کے لئے نہایت مفید پایا گیا ہے۔ چیڑ کی لکڑی سے کاغذ کا گودا تیار کرنے کے کامیاب تجربات کئے گئے ہیں۔ جنگلات میں درختوں کی کٹائی، نکاس اور اس لکڑی کو منڈیوں تک پہنچانے کے جدید طریقوں پر تجربات شروع کئے گئے ہیں تاکہ ان پر لاگت کا اندازہ لگایا جا سکے اور موجودہ طریقوں کو بہتر بنانے کی نشاندہی کی جا سکے۔

بنیادی سائنسی علوم کے شعبے کے تحت تحقیقات میں شیشم کے برگ خور اور چھال میں سوراخ کرنے والے لکڑی میں گھن لگانے والے، چلغوزہ کی لکڑی میں سوراخ کرنے والے، پاپلر کے پتوں اور لکڑی کو کھانے والے کیڑوں کے نقصانات کے علاج دریافت کر لئے گئے ہیں۔ بیاڑ، کیل کے درخت کی برگ خور سونڈی جو آزاد کشمیر اور مری کے جنگلات میں وبائی صورت اختیار کر گئی تھی اور جس نے بڑے علاقے میں تباہی پھیلائی تھی، کو بھی چن چن کر مارنے یا ان کو مارنے والے دیگر حشرات الارض علاقے میں پھیلانے سے ختم کر دیا گیا۔ نہری جنگلات میں سیہہ کے پیدا کردہ شدید نقصان کی روک تھام فاسٹاکسین کی گولیوں کے ذریعے کی گئی۔ اسی طرح درختوں کی تشخیصِ امراض سے متعلق ذیلی شعبے میں بیماری "تسمہ پا" اور لکڑی گلنے کی بیماری کا علاج دریافت کیا گیا ہے علمِ کیمیا کے ذیلی شعبے میں جنگلی جڑی بوٹیوں اور دیگر ادویاتی پودوں کا کیمیائی تجزیہ کر کے ان کی قیمت اور اہمیت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ مختلف پودوں کی کیمیائی کشید کے ذریعے ان میں موجود تیل و روغنیات کی مقداریں اور ان کی استعداد و اہلیت معلوم کی گئی ہے۔ اس طرح صنعتی استعمال کے لئے اس مد میں مفید معلومات اکٹھی کی گئی ہیں۔ ریشم کے کیڑوں کی بہتر اور مخلوط نسل پیدا کرنے کا کام نہایت خوش اسلوبی سے جاری ہے اور نتائج سے ظاہر ہے کہ ہم بیماری سے پاک اعلیٰ قسم کے انڈے پیدا کرنے میں خود کفیل ہو جائیں گے۔

یہ ادارہ اپنے محققین و معلّمین کی حُسنِ کارکردگی کی بدولت اب بفضل خدا بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے۔ ہمالیائی خطّے میں قدرتی نظامِ زندگی کی بحالی اور چراگاہوں کے بہتر انتظام کے بارے میں اس کی مرکزی حیثیت تسلیم کر لی گئی ہے۔ اقوامِ عالم کے ساتھ بیجوں اور قابل شجرکاری پودوں کے تبادلے کا پروگرام "الیف اے او" کی سرپرستی میں اختیار کیا جا رہا ہے۔ یہاں کے سائنسدانوں کو الیف اے او کی جانب سے تحقیقی مقالے لکھنے کی دعوتیں ملتی رہتی ہیں۔ جو کہ ان کی ذہنی افزائش و قابلیت کی غماز ہیں۔ تحقیقات کے نتائج کو ایک سہ ماہی جریدے میں شائع کیا جاتا ہے۔ مزید برآں مختصر فنی یادداشتیں

رسالے اور پمفلٹ بھی تیار کئے جاتے ہیں تاکہ فنی استعداد کو عوام الناس تک پہنچایا جا سکے۔ گزشتہ سالوں میں "ایف اے او" یو این ڈی پی، جی ٹی زیڈ اور یو ایس ایڈ جیسے اداروں کی مدد سے انسٹی ٹیوٹ کی تحقیقی اور تعلیمی سرگرمیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر مختصر مدّت کے کورس بھی کروائے گئے ہیں۔ امسال اِن پراجیکٹوں کے تحت کمپیوٹر لیبارٹری اور لکڑی کی بڑھت کی جانچ پڑتال کی لیبارٹری (DIGITAL POSITIOMETER) قائم کردی گئی ہیں۔ اور ہمارے سائنسدان اس نئی سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مختلف صوبوں میں نئے ذیلی تحقیقاتی مراکز بھی قائم کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ ان علاقوں کے موسمی حالات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے درخت لگانے کے کام کو آگے بڑھایا جا سکے۔ اہلکاران کی تربیت مزید کا عمل مسلسل جاری ہے۔ اس سے نہ صرف جنگلات کے پیشے سے تعلق رکھنے والے ملازمین فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ بے شمار دوسرے محکموں کے لوگ ان کورسوں میں شمولیت کرتے ہیں اور سائنس کی ترقی سے روشناس ہوتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں تحقیق کے نتائج کی عوام تک ترسیل ایک مسئلہ ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں تو اچھی دریافتوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے یہاں باہمی افہام و تفہیم کی قدرے کمی ہے قصور یقیناً ہمارا ہی ہوگا کہ ہم تحقیق کے نتائج استعمال کرنے والے لوگوں کو پُوری طرح مطمئن نہیں کرپاتے۔ ہم آہستہ آہستہ ان رکاوٹوں کو عبور کرنے کی اپنی سی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اب ردّعمل پہلے سے بہتر ہو رہا ہے۔ ہماری گزارش صرف اتنی ہے کہ جو ہم کہتے ہیں اس پر عمل کرکے تو دیکھیں۔ اگر نتائج ان کی مرضی کے مطابق نہ نکلیں تو ہم اور بھی محنت و لگن سے کام کرکے ان کو اپنا ہم خیال بنائیں گے۔

آخر میں

پھر آپ کا اور سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہاں تشریف لاکر اس تقریب کو رونق بخشی۔ کامیاب ہونے والے نوجوان فارسٹرز سے ہماری بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ توقع ہے کہ وہ ہمیں مایوس نہیں کریں گے۔

شکریہ

○

سالانہ رپورٹ

(۱۹۸۶-۸۷ء)

از راجہ محمد اشفاق، ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن، پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، پشاور

محترم مہمانِ خصوصی!

مہمانانِ گرامی، معزز خواتین و حضرات!

السّلام علیکم

آج کی تقریب میں آپ کی شمولیت ہمارے لئے باعثِ عزت ہے جس کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ ادارہ بنیادی طور پر تمام صوبائی محکمہ ہائے جنگلات کو تربیت یافتہ افرادی قوت مہیا کرتا ہے چنانچہ قیامِ پاکستان سے اب تک چار سو پچاسی مہتمم جنگلات (ACF) اور سات سو چھیاسی امینِ جنگلات (RFO) بالترتیب ایم ایس سی فارسٹری اور بی ایس سی فارسٹری کورسز مکمل کر چکے ہیں۔ دوست ممالک کے ۷۳ طلباء بھی اِس ادارے سے تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ ایم ایس سی فارسٹری اور بی ایس سی فارسٹری کورسز (1985–87) میں کامیاب ہونے والے طلباء جن کے لئے آج کی تقریب منعقد ہوئی ہے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد طلباء

صوبہ/ادارہ	ایم ایس سی	بی ایس سی
سرحد	۳	۹
پنجاب	۵	–
سندھ	۲	۲
بلوچستان	۲	۲
آزاد کشمیر	۴	۵
فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن	۲	–
پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل	۳	–

شمالی علاقہ جات	۳	-
میزان	۲۳	۱۸

جناب عالی !

محکمہ ہائے جنگلات کا صیغہ ملازمت اور جنگلات سے متعلق تعلیم و تربیت لازم و ملزوم ہیں لہٰذا ایم ایس سی اور بی ایس سی فارسٹری کے نصاب کو بہتر بنانے اور محکمہ کی ضرورت کے مطابق ڈھالنے کے عمل کو تواتر کے ساتھ جاری رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ یہ کوشش بھی کی جاتی ہے کہ اسکو بین الاقوامی معیار کیمطابق بنایا جائے۔ اس ادارے میں بیرونی ممالک سے ماہرین اور وفود اکثر آتے رہتے ہیں اور اس کی تعلیم و تربیت میں خصوصی دلچسپی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دس سال کے عشرے میں بیرونی ممالک سے کافی تعداد میں طلباء نے تربیت حاصل کی۔ حال ہی میں مسلم برادر ملک صومالیہ سے دس سرکاری اہلکاران جن میں دو خواتین بھی شامل تھیں چھ ماہ کا ایک خصوصی کورس مکمل کر کے ماہ جولائی میں وطن واپس لوٹے ہیں۔ امسال مزید طلباء کی آمد (ETHIOPIA) اُردن اور یمن سے متوقع ہے طلباء کی تعلیمی استعداد و خود اعتمادی کو بڑھانے کے لئے لائبریری کی کتب کا بھرپور استعمال، نصاب کا بین الاقوامی معیار کے مطابق ہونا اور پھر اس کا بعد از تعلیم قابل عمل ہونا ہمارے معیار کا پیمانہ ہے۔

علومِ جنگلات کے مختلف شعبوں میں مہارتِ خصوصی (SPECIALIZATION) کے جدید تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ۱۹۸۱ میں پاک جرمن ایڈ پراجیکٹ کے تحت فارسٹ پراڈکٹس اور انجنیئرنگ اور ۱۹۸۵ء میں ایف اے او/ یو این ڈی پی کے تحت واٹر شیڈ مینجمنٹ میں ایم ایس سی کی سطح پر سپیشلائزیشن کے کورس شروع کئے گئے ہیں۔ انشاءاللہ اس سال فارم اینڈ انرجی فارسٹری/ سوشل فارسٹری میں سپیشلائزیشن کا کورس شروع کئے جا رہے ہیں۔ اِن شعبہ جات میں عالمی معیار کے جدید نصاب کی تیاری کے لئے یو ایس ایڈ کے تحت تین امریکن پروفیسروں کا تعاون ہمیں حاصل رہا۔ آپ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ اِس ادارے نے ایشیا میں سوشل فارسٹری میں سپیشلائزیشن کے کورس کے اجراء میں نہ صرف پہل کی ہے بلکہ سرکاری جنگلات کی روایتی حفاظت اور پرورش سے ہٹ کر خالصتاً عوام کے لئے کثیر المقاصد درختوں کے پودے تیار کرنے کی غرض سے سوشل فارسٹری میں طالبات کے داخلے کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مستقبل میں یہ طالبات بچوں اور بڑوں خصوصاً خواتین میں شجرکاری اور پودوں کی نگہداشت کے لئے آمادگی اور تحریک پیدا کریں گی اور اس طرح فارسٹری کو مقبول عام بنانے میں بہترین معاون ثابت ہوں گی۔

جناب والا !

ایم ایس سی اور بی ایس سی فارسٹری ہر ایک دو سال کا کورس ہے۔ دونوں کے لیے علیحدہ

علیحدہ طلباء کو تقریباً چالیس امتحانات پاس کرنے ہوتے ہیں۔ چونکہ علوم سائینس کے حیاتیاتی، طبعی اور معاشرتی شعبوں پر محیط ہوتے ہیں لہٰذا طالب علم کا بالائے اوسط (ABOVE AVERAGE) صلاحیت کا حاصل ہونا بہت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلباء کا انتخاب پہلے صوبائی پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کامیاب امیدواروں کو اس ادارے میں تربیت کے لئے متعلقہ محکمۂ جنگلات اپنے خرچ پر بھیجتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ طالب علم کو چالیس مضامین دو سال میں پاس کرنا ہوتے ہیں۔ ہمارے یہاں ایک تو طویل تعطیلاتِ موسم گرما کا کوئی تصوّر نہیں اور دوسری طرف کسی مضمون میں ایک سے زائد موقع ملنے کے باوجود فیل ہونے کی صورت میں کالج سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ محکمۂ جنگلات کی ملازمت میں شمولیت کے لیے علومِ جنگلات میں ڈگری ناگزیر ہے۔ طلباء کی آئندہ ملازمت کے دوران اِن کا تقدم و تأخر یہاں کی تعلیمی قابلیت و استحقاق کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ تربیت کے اِس بلند معیار کی وجہ سے اس ادارے سے ایسے افسران کامیاب ہوئے کہ جنہوں نے نہ صرف اپنے محکمے میں نام روشن کیا بلکہ جب بھی ان کو محکمۂ جنگلات کے علاوہ دیگر محکموں میں کوئی ذمّہ داری سونپی گئی تو انہوں نے اس کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ اِس فہرست میں جہاں صوبائی سیکرٹری اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر شامل ہیں وہاں ملکِ عزیز کے سفیروں میں بھی ان کے نام آتے ہیں۔

جنابِ عالی! جہاں اِس ادارے نے اپنے معیار کو عالمی سطح پر قائم رکھنے اور آگے بڑھانے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے وہاں اِس کو مزید بہتر بنانے کی راہ میں چند مشکلات کا سامنا ہے۔ سال ۱۹۸۳ء میں وزارتِ خوراک و زراعت حکومتِ پاکستان نے چودہ ملین روپے کی ایک سکیم "ڈیویلپمنٹ آف فارسٹری ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ" منظور کی جس کا مقصد اس ادارے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ مثال کے طور پر ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۴ء میں تعلیمی معیار کی ترقی کے ساتھ جب ایم ایس سی اور بی ایس سی کی ڈگریوں کا اجراء کیا گیا اور بعد ازاں سپیشلائزیشن کے کورس شروع کئے گئے تو اضافہ شدہ نصاب و مضامین کو پڑھانے کے لئے مزید اساتذہ کی آسامیوں کے لیے ۸۴-۱۹۸۳ء میں یہ سکیم شروع کی گئی۔ علاوہ ازیں فارسٹری میں پی ایچ ڈی کرنے کے لئے بھی تجربہ کار اساتذہ کی ضرورت رہی۔ افسوس ہے کہ اس سکیم کے چار سال گذرنے کے بعد بھی مطلوبہ تربیتی عملہ محض اِس اعتراض کے باعث بھرتی نہ کیا جا سکا کہ اس کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔

امید کرتا ہوں کہ صاحبِ اقتدار وزارتِ خوراک و زراعت حکومتِ پاکستان اپنی ذاتی دلچسپی سے اِس مسئلے کو حل کرنے میں مدد فرمائیں گے۔

میں آپ کی توجہ ایک اور اہم تجویز کی جانب بھی کرانا چاہتا ہوں۔ فارسٹری کی تعلیم و تربیت کے لئے فیلڈ میں حاصل کئے گئے تجربات کو بے حد اہمیت حاصل ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے تجربہ کار فیلڈ افسران میں اساتذہ طلباء کو اپنے

تجربات کی روشنی میں تربیت دیں۔ یہ دونوں مقاصد اس طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں کہ تجربہ کار فیلڈ افسران باری باری اس کالج میں متعینہ مدت کے لئے لازمی طور پر انسٹرکٹر آن ڈیوٹی کے فرائض انجام دیں جس کے لئے محکمہ جنگلات کی شرائط ملازمت میں ایک شق منظور کی جائے۔ استدعا ہے کہ اس تجویز پر غور فرمائیں جس میں تربیت حاصل کرنے والے اور تربیت شدہ افسران دونوں کا مفاد شامل ہے۔

سالِ رواں میں اِس ادارے کے تمام ریسرچ افسران نے اپنی تحقیقاتی مصروفیات کے ساتھ ہمت و جانفشانی سے طلباء کی تعلیمی استعداد کو بڑھایا جس کے لیے میں ان کا بے حد مشکور ہوں۔ ہمارے طلباء اپنی دو سالہ تعلیم کے دوران پورے پاکستان کا تعلیمی دورہ کرتے ہیں۔ اِس دورے کو مفید بنانے میں تعاون کے لیے میں تمام صوبائی محکمہ ہائے جنگلات کے عملہ کا تہہ دِل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی سے طلباء کی تربیت کو اپنے تجربات سے دو بالا کیا میں جناب وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی اور ان کے نہایت محنتی عملے کا ممنون ہوں جنہوں نے طلباء کے نتائج کا بروقت اعلان کرنے دو سالہ تربیتی کورس کو بروقت مکمل کرنے میں مدد دی ہے۔ کمانڈنٹ ملٹری کالج آف انجینئرنگ رسالپور کا بھی نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے حسبِ روایت طلباء کو تین ہفتے کے فیلڈ انجینئرنگ کورس کے لیے اپنے ادارے میں سہولت بہم پہنچائی

آخر میں کامیاب ہونے والے طلباء کو مبارکباد اِس دعا کے ساتھ دیتا ہوں کہ

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد نہ پھیرنا اور ہمیں اپنی رحمت عطا فرما بے شک تو ہی عطا کرنیوالا ہے

شکریہ

MERIT LIST OF M.Sc. FORESTRY 1985-87 COURSE

Univ. R. No.	Merit Order	NAME	Marks obtained in Ist attempt	Univ. Division	Province/ Country
5	1	S. Mujtaba Hasnain Zaidi	2199	I	PARC
7	2	S. Akmal Rahim	2124	I	PUNJAB
3	3	Mr. Javed Afzal	2107	I	PARC
6	4	Mr. Muhammad Fiaz	2090	I	PARC
14	5	Mr. Fida Husain	2054	I	PUNJAB
11	6	Mr. Saeeduz Zaman	1980	I	N.W.F.P.
16	7	Mr. Mohammad Hafeezullah	1968/1978*	I	PUNJAB
15	8	Mr. Muhammad Saleem	1956	I	PUNJAB
10	9	Mr. Taj Muhammad	1955	I	BALUCHISTAN
9	10	Mr. Muhammad Aslam	1897	II	BALUCHISTAN
8	11	Kh. Sajjad Ahmad	1894	II	Azad Kashmir
21	12	Mr. Bashir Ahmad Saryo	1892	II	SIND
23	13	Mr. Muhammad Naseer	1856	II	Azad Kashmir
13	14	Mr. Manzoor Ali Sangi	1821	II	SIND
20	15	Mr. Liaqat Ali Gill	1796	II	PUNJAB
17	16	Mr. Muhammad Afzal Khan	1741	II	N. AREAS
19	17	Mr. Rehmanud Din	1714/1754	II	N.W.F.P.
12	18	Mr. Mubarik Ali Shah	1695	II	N.W.F.P.
4	19	Mr. Sher Nawaz	1672/1724	II	N.W.F.P.
1	20	S. Rashid Hussain Shah	1660/1701	II	Azad Kashmir
2	21	Mr. Ishfaq Ahmad	1560/1602	II	Azad Kashmir
18	22	Mr. Muhammad Zarif	1554/1673	II	N.W.F.P.
23	23	Mr. Muhammad Zamarrad	1440/1544	II	N. AREAS

* Marks at the denominator include the marks obtained in Supplementary examinations.

MERIT LIST OF B.Sc. FORESTRY 1985-87 COURSE

Univ. R. No.	Merit Order	NAME	Marks obtained in Ist attempt	Univ. Division	Province/ Country
19	1	Mr. M. Shuaib	1949	I	N.W.F.P.
12	2	Mr. Ahmad Jalil	1799	I	N.W.F.P.
5	3	Mr. M. Irshad	1773	I	Azad Kashmir
7	4	Mr. Mazharul Haq	1740	I	Azad Kashmir
6	5	Mr. M. Lateef Khan	1732	II	Azad Kashmir
3	6	S. Maqbool Husain Shah	1717	II	Azad Kashmir
9	7	Mr. Asghar Khan	1693/1727*	II	N.W.F.P.
1	8	Mr. Abdul Sattar	1686	II	Sind
10	9	Mr. Muhammad Ali	1671	II	N.W.F.P.
8	10	Raja Azhar Mahmood	1604	II	N.W.F.P.
17	11	Mr. Muhammad Farooq	1567	II	Azad Kashmir
18	12	Mr. Said Kamal	1508/1565	II	N.W.F.P.
2	13	Mr. Ghulam Haider	1498/1558	II	Sind
13	14	Mr. M. Ibrahim Khan	1490/1566	II	N.W.F.P.
11	15	Mr. Muhammad Husain	1465/1549	II	N.W.F.P.
14	16	Mr. Fazal-i-Baqi	1315/1450	II	N.W.F.P.
15	17	Mr. Abdul Wadood Bazai	1296/1438	II	Baluchistan
16	18	Mr. M. Kaleemullah	1293/1509	II	Baluchistan

* Marks at the denominator include the marks obtained in Supplementary examinations.

ACADEMIC PRIZES
M.Sc. FORESTRY 1985-87 COURSE

1.	Inspector General of Forests Gold Medal First in Class	S. Mujtaba Hasnain Zaidi
2.	Pakistan Forest College Gold Medal Best Practical Forester	Saeeduzzaman
3.	Khyber Silver Medal, First in Watershed Management	S. Mujtaba Hasnain Zaidi
4.	Bolan Silver Medal. First in Forest Management Plan	Saeeduzzaman
5.	Mehran Silver Medal, First in Silviculture	S. Mujtaba Hasnain Zaidi
6.	Punjnad Silver Medal, First in Forest Management	Mohammad Saleem

B.Sc. FORESTRY 1985-87 COURSE

1.	Inspector General of Forests Gold Medal, First in Class	Mohammad Shoaib
2.	Pakistan Forest College Gold Medal Best Practical Forester	Mohammad Shoaib
3.	Khyber Silver Medal, First in Watershed Management	Mohammad Shoaib
4.	Bolan Silver Medal, First in Forest Management Plan	Mazharul Haq
5.	Mehran Silver Medal, First in Silviculture	Mazharul Haq
6.	Punjnad Silver Medal, First in Forest Management	Mazharul Haq

SPORTS PRIZES

Football	Captain	Asghar Khan B.Sc. For.
Basket ball	,,	Sher Nawaz M.Sc. For.
Volley ball	,,	Manzoor Ali M.Sc. For.
Cricket	,,	Mubarik Ali Shah M.Sc. For.
Hockey	,,	S. Maqbool Hussain B.Sc.
10-Km Marathan race	Winner	Mohd Lateef B.Sc. For.

خطاب

جناب میاں جمال شاہ کاکاخیل، وزیر زراعت، جنگلات و امداد باہمی صوبہ سرحد

برموقع انتالیسواں جلسہ تقسیم اسناد

پاکستان فاریسٹ انسٹی ٹیوٹ، پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

وائس چانسلر ز جامعاتِ پشاور

ڈائریکٹر جنرل پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ

ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن

کامیاب ہونے والے طلباء

خواتین و حضرات !

السلام علیکم !

پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ کی ۳۹ ویں سالانہ پاسنگ آؤٹ کی تقریب میں شرکت میرے لئے انتہائی مسرت کی بات ہے۔ اس طرح مجھے ملک کے ایک ایسے ادارے کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا جہاں جنگلات کے ماہرین ایک طرف تو تحقیق میں سرگرم ہیں اور دوسری طرف تعلیم و تدریس میں کوشاں ہیں۔ اس سرزمینِ پاک کو سرسبز رکھنا ہم سب کا اخلاقی فریضہ ہے۔ اس سے نہ صرف مادّی ترقی ہوتی ہے بلکہ روحانی مسرت بھی حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وافر قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ پانی، سورج کی روشنی اور زمین کی کوئی کمی نہیں مگر ان وسائل کو ترقی دینا اور ان کو تمام انسانوں کے لئے کارآمد بنانا ہمارے ماہرین کا کام ہے۔ تیزی سے ترقی کرتی ہوئی اس دنیا میں ہر چیز کا نعم البدل پیدا کیا جا چکا ہے مگر درختوں کا اپنا ایک مقام ہے جو ابھی تک برقرار ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

جیساکہ ڈائریکٹر جنرل صاحب نے بتایا، آج کل ملک کو سالانہ دو ملین مکعب میٹر عمارتی لکڑی کی ضرورت نیز بیس ملین مکعب میٹر لکڑی ہم جلاتے ہیں۔ اس صدی کے اختتام تک ہماری موجودہ آبادی سو ملین سے بڑھ کر ایک سو پچاس ملین ہو جائیگی اور ایندھن اور لکڑی کی ضروریات تقریباً دوگنا ہو جائیں گی۔ عام طور پر درخت کے بڑھنے اور قابلِ استعمال ہونے میں خاصا وقت لگتا ہے۔ اس لئے آئندہ پیش آنیوالی ضروریات کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری کرنی ہوگی۔ اِس کے لئے تیزی سے بڑھنے والے درختوں اور خاص طور پر اُن درختوں پر توجہ دینا ہوگی جو قابلِ کاشت اور ناکارہ زمینوں میں لگائے جاسکیں۔ لکڑی کے دیرپا پائیداری کے دیرپا طریقے وضع کرنا ہوں گے اور عوام میں درخت لگانے کے طریقے اور سلیقے کا اور پھر اِن کی حفاظت کرنے کا شعور پیدا کرنا ہوگا۔

ہمارے لئے یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے کہ ہم تقریباً ہر سال پونے دو ارب روپے کی لکڑی اور اس کی مصنوعات درآمد کر رہے ہیں۔ ہمیں سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے کہ کس طرح اِس کثیر زرِ مبادلہ کے بے جا خرچ کو کم کیا جاسکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اِسے یقیناً کم کیا جاسکتا ہے۔ اتنی خطیر درآمد کے مقابلے میں ہم صرف چالیس کروڑ روپے مالیت کی لکڑی سے تیار شدہ مصنوعات برآمد کرتے ہیں۔ درآمد برآمد کا یہ تضاد ہرگز خوش کن نہیں۔ ہمیں فوراً ایسے منصوبے بنانے چاہیں جن سے یہ فرق کم سے کم تر ہوتا جائے۔

اس سلسلے میں ہمیں مسلسل تحقیق اور محنت کی ضرورت ہے اور یہ خوش آئند بات ہے کہ آپ سب اس کام میں ہمہ تن مشغول ہیں۔ اب وہ دن دور نہیں جب کاغذ پنسل سے لے کر عمارتی اور صنعتی لکڑی کی جملہ ضروریات ہم اپنے جنگلات اور زرعی زمینوں پر اُگے درختوں سے پوری کرسکیں گے جیساکہ ہم چاول، گندم، کپاس اور چینی میں خودکفیل ہو چکے ہیں بعینہٖ اگر ہم میں درختوں اور پودوں سے محبت پیدا ہو جائے اور درخت لگانے اور ان کو بچانے کا شعور اجاگر ہو جائے تو ہم اپنی ضرورتیں خود پوری کرسکیں گے۔

آج کل سماجی یا اجتماعی شجرکاری کا بہت چرچا ہے۔ اِس میں شک نہیں کہ درخت دیہی آبادی کے معاشی حالات کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں لیکن شجرکاری کو دیہات میں مقبول بنانے کے لئے ہمیں اہلِ دیہات سے مسلسل رابطہ قائم کرنا ہوگا۔ ہمیں ان کی ترجیحات اور پسند ناپسند کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہوگا۔ اِن کے مزاج، رہن سہن اور ضروریات کو اچھی طرح جانچنا ہوگا۔ اگر ان کو یقین ہو جائے کہ درخت لگانے سے ان کی مالی اعانت ہوگی اور دکھوں کا مداوا ہو سکے گا تو وہ آپ کی رائے کو ضرور قبول کریں گے۔

تحقیق کے نتائج پر خاطر خواہ عمل نہ ہونے میں کچھ دقتیں ضرور ہیں لیکن اِن نتائج سے فائدہ اٹھانے والوں کو

اِس طرف راغب کرنا کچھ ایسا دشوار بھی نہیں ۔ میری رائے میں ایک تو تحقیق کے نتائج عام فہم ہونے چاہئیں ۔ دوسرے اِن پر عمل کرنے کی صورت میں اِن کے نتائج اور فوائد جلد نظر آنے چاہیں ۔ اِس ضمن میں پاپلر اور یوکیلپٹس کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں ۔ یہ دونوں اقسام اپنی افادیت کی وجہ سے خاصے مقبول ہیں ۔ آپ لوگوں کا یہ فرض ہے کہ ایسے درختوں کی مزید تلاش جاری رکھیں جن سے فی الفور فوائد حاصل ہوں ۔ مختصراً یہ کہ تحقیق کے نتائج کو مناسب طور پر استعمال میں لانے کے لئے لوگوں کی ترجیحات ، وسائل اور سوجھ بوجھ وغیرہ کو سامنے رکھنا ہوگا جب ہی صحیح طور پر جدید طریقوں کے فوائد سے عوام الناس کو مستفیض کیا جا سکے گا ۔

میرے عزیز طلباء ! حکومت نے آپ پر زرِ کثیر صرف کرکے آپ کو گزشتہ دو سالوں میں ملک کے اہم جنگلات کے انتظامی اور ترقیاتی اُمور سے روشناس کرایا ہے ۔ وہاں کے مسائل کی نشاندہی کرائی گئی اور ان کے حل کے لئے ممکنہ طریقے بتائے گئے ۔ آپ کو جسمانی اور ذہنی طور پر اِس قابل بنایا کہ آپ اپنے فرض منصبی کی ذمّہ داریاں خوش اسلوبی سے سنبھال سکیں ۔ آپ اِس کٹھن تربیت میں سرخرو ہوئے ۔ میں آپ کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ جواں خون ، نئے جذبے اور جدید علم کے ساتھ ملک کے جنگلات کی نہ صرف حفاظت کریں گے بلکہ ان کی ترقی کے لئے بھی کام کریں گے ۔ اور اپنی ذہانت اور خلوص کے ساتھ جنگلات سے وابستہ لوگوں کے مسائل کو حل کریں گے ۔ میری نصیحت ہے کہ اللّٰہ پر بھروسہ رکھیں اور صحیح کام کرنے میں کسی خوف یا لالچ میں نہ آئیں ۔

والسّلام علیکم

اظہارِ تشکّر

از جناب عبید اللہ جان خان انسپکٹر جنرل آف فارسٹ حکومتِ پاکستان

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

محترم میاں صاحب !

آج کی اس تقریب میں آپ کی شمولیت میرے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہے ۔

خوشی اس لئے کہ جب میں نے آپ کو ٹیلیفون پر اس تقریب میں مہمانِ خصوصی کے طور پر شرکت کرنے کی دعوت دی تو آپ نے فوراً رضامندی کا اظہار کیا اور مجھے تکلیف دہ اور پیچیدہ دفتری طریقہ کار سے نجات دلوائی ۔

اور مسرت اس لئے کہ آپ ایک ایسے صوبے کے فرزند ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے وزیر جنگلات بھی ہیں جس کو قدرت نے جنگلات کی دولت سے خوب نوازا ہے ۔

اس کے علاوہ آپ کی ایک خصوصیت اور بھی ہے اور وہ یہ کہ آپ بچپن سے جنگلات سے وابستہ رہے ہیں ۔ دیر، سوات اور ہزارہ کوہستان کے اُن جنگلات میں جہاں پر جانا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ آپ کے خاندان کے افراد نے سب سے پہلے جنگلات کی کٹائی کا اہتمام کیا لہٰذا آپ بچپن ہی سے جنگلات کی ترقی اور توسیع کے تقاضوں سے پوری واقفیت رکھتے ہیں ۔

اس لئے ہم نے مہمان خصوصی کے لیے آپ کا انتخاب کیا اور آپ نے بھی اپنی موجودگی سے اس تقریب (FUNCTION) کی رونق کو دوبالا کیا اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی جس کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون اور مشکور ہوں ۔

اس کے ساتھ ساتھ میں اُن تمام اداروں بشمولِ جامع پشاور، ملٹری کالج آف انجینیرنگ رسالپور، صوبائی محکمہ جنگلات کے سربراہان اور راہل کار، پاکستان ٹیلیویژن کارپوریشن، ریڈیو پاکستان اور اخبارات کے مدیر صاحبان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا اور ہماری کوششوں کو بامقصد بنانے کے لئے ہماری امداد فرمائی ۔

I am also extremely grateful to FAO, UNDP, USAID, GTZ, World Bank, Asian Development Bank and Winrock International who are providing generous help and assistance to this institute for expansion in our facilities and improving our standard of Education and Research. Their representatives are present here

and I would like to express my gratitude to them.

To my young friends and colleagues who are passing out today, I would like to mention that you are on the threshold of entering a practical life which may or may not prove to be a bed of roses for you. If difficulties come in your way, face them with courage and stand firm like a mighty deodar tree which is unmindful of the blizzard which might be blowing around it. If conditions are favourable, spread fragrance which should enrich your surrounding and benefit those who are working with you.

But if the conditions are unfavourable, you should prefer to break instead of leaning or bending or swaying with the pressure which may come upon you from any direction.

I urge you to have faith in Almighty God, choose the right way and follow it with courage and fortitude. You will realize the real value and happiness in life.

علامہ اقبال نے آپ جیسے نوجوانوں کے لئے یہ اشعار کہے ہیں ۔

تمنّا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں !
تو کانٹوں میں اُلجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے !
نہیں یہ شانِ خودداری چمن سے توڑ کر تجھ کو
کوئی دستار میں رکھ لے کوئی زیبِ گلو کر لے

جنابِ صدر، مہمانانِ گرامی، معزز خواتین و حضرات میں آپ کی تشریف آوری اور عزت افزائی کے لئے آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

والسّلام

سالانہ کھیلوں کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ کھیلوں کے انچارج قاضی محمد اشرف نے مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہمانِ خصوصی جناب عبیداللہ جان خان صاحب آئی۔ جی۔ ایف گورنمنٹ آف پاکستان
ڈائریکٹر جنرل صاحب، ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن، مہمانانِ گرامی،

حضرات اور عزیز طلباء!

السّلامُ علیکم!

سب سے پہلے تو تعریف اُس ربِّ ذوالجلال کی ہے کہ جس نے فقط لفظ "کُن" کہہ کر عرش و فرش کو تخلیق کیا اور سب سے بڑھ کر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے درمیان بھیجا کہ جس نے سسکتی ہوئی انسانیت کو اپنے دامنِ رحمت میں پناہ دی۔

جناب عالی!

افراد کی کامیاب زندگی عظیم معاشرہ کی تشکیل کی ضامن ہے جو کہ صحتمند جسم اور اعلیٰ دماغ کے بغیر ناممکن ہے جہاں اعلیٰ دماغ کے لئے عُلوم، خلوصِ نیت، بلند افکار اور ارتقاء ضروری ہے وہاں صحتمند جسم کے لئے ایک مربوط اور مسلسل تربیتی نظام بھی ضروری ہے اور یہ نظام سپورٹس کی شکل میں ابتدائے آفرینش سے انسانی زندگی میں کسی نہ کسی جہت سے ضرور شامل رہا ہے اور آج کے ترقی یافتہ مشینی دور میں تو یہ جسمانی تربیت کا نظام اقوامِ عالم کے لئے لازمی حصّہ بن گیا ہے آج پوری دنیا میں سپورٹس کے اصل مقاصد حاصل کرنیکے ساتھ ساتھ اس کو بین الاقوامی تعلقات کے فروغ کے لیے ایک اہم ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

حضرات محترم!

اگر میں یہ کہوں کہ صحت مند جسم کے بغیر اعلیٰ ذہن اِس طرح ہے جیسے گلاب کا پھُول خوشبو کے بغیر ہوتا ہے تو بے جا نہ ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ جیسے اہم قومی ادارہ میں تعلیمی تربیت کے ساتھ

ساتھ جسمانی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے ۔ یہاں جو طلباء مختلف صوبہ جات ۔ آزاد کشمیر و شمالی علاقہ جات سے آتے ہیں وہ باقاعدہ متعلقہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ مقابلہ کا امتحان پاس کرنے کے بعد منتخب ہو کر آتے ہیں گویا کہ اس ملک کی کریم (CREAM) ہمارے سپرد کی جاتی ہے جس کی اعلیٰ صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرنے کے لئے جسمانی تربیت ناقابلِ تردید ضرورت بن جاتی ہے ۔ اس سے بڑھ کر ہماری عملی پیشہ وارانہ زندگی جو کہ مسلسل تگ و دو اور جُہدِ کٹھن کا دوسرا نام ہے اس بات کی متقاضی ہے کہ ایک ہمہ گیر جسمانی تربیت کا پروگرام ہو کہ جس پر عمل پیرا ہو کر طلباء مستقبل کی عملی زندگی سے بطریقِ احسن عہدہ برآ ہو سکیں ۔

عالیجاہ !

اِس سلسلے میں طلباء کو ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت روزانہ بعد نماز فجر ورزش کرائی جاتی ہے اور شام کے وقت مختلف کھیلوں مثلاً والی بال ، باسکٹ بال ، فُٹ بال ، ہاکی ، کرکٹ ، لان ٹینس اور بیڈ منٹن وغیرہ میں شریک کیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ ہاسٹل میں "اِن ڈور" کھیلوں مثلاً ٹیبل ٹینس ، کیرم بورڈ ، شطرنج اور ڈرافٹ وغیرہ کا بھی بندوبست کیا گیا ہے جن میں طلباء اپنے فارغ اوقات میں حصّہ لیتے ہیں ۔

اِس سال کُل (۴۲) بیالیس طلباء نے یہاں ایم ایس سی اور بی ایس سی فارسٹری کے کورس مکمل کئے جو سارا سال منظم طریقے سے مقررہ اوقات میں مختلف گیمز میں بھی شامل ہوتے رہے اور مذکورہ گیمز میں وقفوں کے ساتھ اختتامِ ہفتہ پر آپس میں میچز بھی کھیلتے رہے جس کے لیے فنڈز کی کمی کے باوجود جناب راجہ محمد اشفاق ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے اعلیٰ اور معیاری سامان مہیا کیا گیا ۔

اور اب جبکہ یکم اکتوبر کو پاسنگ آؤٹ ہو رہی ہے ۔ اُس سے قبل مورخہ ۱۷ (سترہ) ستمبر سے آج دن تک کھیلوں کے سالانہ مقابلہ جات حسبِ روایت کرائے گئے جن میں والی بال ، باسکٹ بال ، فٹ بال ، ہاکی ، کرکٹ بیڈ منٹن ، لان ٹینس ، کیرم بورڈ ، ٹیبل ٹینس ، چیس (CHESS) اور ڈرافٹ کے مقابلہ جات بھی ہوئے ۔ ان میں سے چند ایک کا عملی مظاہرہ آج تقریب تقسیمِ انعامات کے موقع پر آپ دیکھ چکے ہیں ۔ طلباء کی یہ لگن اور محنت ان کی اور اساتذہ کرام کی جانفشانی کا ثمر ہے کہ وہ آج دمکتے چہروں اور مضبوط و بلند جذبات کے ساتھ انعامات وصول کریں گے گو کہ یہ انعامات مادی طور پر قیمتی نہ ہوں گے مگر روحانی طور پر ان کی زیست کا سرمایہ ہوں گے اور جب یہ انعامات گزرے ہوئے لمحات کو یاد کرائیں گے تو شادمانی و مسرت کی لہریں ان کے چہروں کا مقدّر بن جائیں گی سطوت و عظمت کی اُمنگیں پھر سے جاگ اُٹھیں گی جو آنے والی نسل تک منتقل ہو کر شاید جستجو کی تڑپ پیدا کر جائیں ۔

آخر میں اگر انعامات جیتنے والے کھلاڑیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے جناب مہمان خصوصی کا دِل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا نہ کروں تو یہ تقریب نامکمل سمجھی جائیگی۔ انہوں نے مصروف لمحات میں سے چند لمحات کو ہمارے ساتھ گزار کر یقیناً ایک قومی فریضہ کو خوب نبھایا ہے جس کے لئے میں اساتذہ کرام اور طلباء کی جانب سے اِن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی شرکت فرمانے والے حضرات کا بھی شکریہ کہ جنہوں نے اِس تقریب کی رونق کو دوچند کیا۔

والسّلام

RESULTS OF 39TH ANNUAL SPORTS TOURNAMENT 1987 – P.F.I. PESHAWAR

S.No.	EVENTS	Winner	Runner
1.	Lawn Tennis Single	Syed M. Akmal Rahim	Manzoor Ali Sangi
2.	Lawn Tennis Double	1. Syed Mubarik Ali Shah 2. Syed Mujtaba H. Zaidi	1. Syed M. Akmal Rahim 2. Manzoor Ali Sangi
3.	Badminton Single	Syed Mubarik Ali	Ghulam Jilani
4.	Badminton Double	1. Syed Akmal Rahim 2. Syed Mubarik Ali Shah	1. Ghulam Jilani 2. Manzoor Ali Sangi
5.	100 meter Race	Fazal Baqi	Abraheem
6.	200 meter Race	Abraheem	Abdul Hamid
7.	400 meter Race	Zulfiqar Ali	Fazal Baqi
8.	800 meter Race	Syed Mujtaba H. Zaidi	Zulfiqar Ali
9.	1600 meter Race	Syed Mujtaba H. Zaidi	Asfaque Ahmed
10.	Obstacle Race	Asfaque Ahmed	Ghulam Jilani
11.	Relay Race	1. Fazal Baqi 2. Javid Iqbal 3. Zulfiqar Ali 4. Abdul Ahmed	1. Syed Mujtab H. Zaidi 2. Asfaque Ahmed 3. Zamurd 4. Adnan Zahoor
12.	Long Jump	Javid Iqbal	Asfaque Ahmed Hyderi
13.	High Jump	Fazal Baqi	Saeed-uz-Zaman
14.	Shot put	Abraheem	Saeed-uz-Zeman
15.	Discus Throw	Saeed-uz-Zeman	Afzal Khan
16.	Javelian Throw	Asfaque Ahmed	Sardar Naseer
17.	Table Tennis Single	Mazhar-ul-Haq	Syed Mujtaba H. Zaidi
18.	Table Tennis Double	1. Asghar Khan 2. Mazhar-ul-Haq	1. Manzoor Ali Sangi 2. Ghulam Jilani
19.	Carrum Single	Syed Mubarik Ali Shah	Manzoor Ali Sangi
20	Carrum Double	1. Bashir Ahmed Saryio 2. Manzoor Ali Sangi	1. Syed M. Akmal Rahim 2. Syed Mubarik Ali
21.	Chess	M. Aslam	Afzal Khan
22.	Drought	Ahmed Jalil	S. Maqbool H. Shah
23.	One legged Race	M. Zamurd	Javid Iqbal
24.	Wheel borrow Race	1. G. Jilani 2. Raja Azhar	1. Ali Ghor 2. Adnan
25.	Musical Chair	Abeedulla Jan	Dr. Iyaz
26.	Sac Race	Asfaque Ahmed	Syed Mujtab H. Zaidi
27.	Tug of war M.Sc. vs B.Sc.	Captain Fazal Baqi	
28.	Tug of war Students vs Officers	Captain Mr. Abeedullah Jan I.G.F.	

S.No.	EVENTS	Winner	Runner
29.	Officer Handicap Race	Afzal Cheema	Ashique Ahmed
30.	Pillow Fighting	Asghar Khan	Raja Azhar Mahmood
31.	Three legged Race	1. Raja Azhar	Ali Gohar
		2. Ghulam Jilani	Adnan Zahoor
32.	Sport Secretary M.Sc. Sr.	Syed M. Akmal Rahim	
33.	Sport Secretary M.Sc. Jr.	Ghulam Jilani	
34.	Sport Secretary B.Sc. Sr.	Raja Azhar mahmood	
35.	Sport Secretary B.Sc. Jr.	Javid Iqbal	
36.	Captain Cricket Team D.G. XI	Mr. M. I. Sheikh	
37.	Children Race Boys.		
	1. up to 5 year	Ghafar Khan	Ghohar Bashir
	2. 11 to 14 year	Wajeeh Ahmed	Bukthiar
	Girls		
	1. under 5 years	Misba	Musrat
	2. 6 to 10 year	Nirgas	Sidra
37.	Marathon 10 (Km)	M. Latif	Syed Mujtaba H. Zaidi
38.	Best Athletic of the year:	Ashfaque Ahmed	
39.	Staff Race	Zirab	G. Muhammad

سالانہ کھیلوں کے اختتام پر جناب عبیداللہ جان خان انسپکٹر جنرل آف فارسٹ حکومت پاکستان نے خطاب فرمایا جو درج ذیل ہے۔

ADDRESS OF MR. ABEEDULLAH JAN KHAN ON THE SPORTS DAY (28-10-87)

It is a matter of great honour for me to participate in the annual sports function of the officers and students of PFI. In fact when you were participating in this game and taking part in different events, I was taken back and I was reminded of the days when I was a student like you of this great Institute. But at that time we did not have the facilities which you enjoy today. If I can correctly remember, at that time the two buildings in front of me, one to the right and another to the left, were Pakistan Forest College and Research Institute. There was nothing else on the campus and whatever building you see behind me and in front of you they were not there. We used to take our classes in the common room till two O' clock and thereafter we would use that room as our common room. This group was there and we used it as football and volleyball and for all other games but it was uneven. There was no grass on it and infact there was so much of dust when we were playing, that sometime ball was not visible and when we would go back to our hostel each one of us would go immediately to the bath room to take bath and to wash all the dust which we had collected from the play ground. Another difficulty that we faced was, that we were very few in number. In our senior class there were only 3 students and all of them were from East Pakistan which is now Bangladesh. I remember their names and I remember their faces they were nice specimens of human being and very good students. One of them was a Maulvi not only by appearance but also by the conduct and by behaviour. His name was Mr. Katebeen. Another was a Hindu and his name was Mr. Das. The 3rd student was neither a Maulvi nor Hindu; somewhat in between and his name was Mr. Roshan Ali Chaudhry. As I said they were fine students and good specimen of human being but so far as sports was concerned they were good for nothing but they were enthusiastic supporter of our team. In our class there were 11 students, 10 from W. Pakistan and one from East Pakistan and we by force of the circumstances were a team of 11 students, 11 players of football and hockey. And whenever we played a match against forest rangers we all participated in it and whether we had a match of tug of war against officers and teachers we all participated in that and someone among of us was ill or he was otherwise absent from the premises of the college, then we would play with 10 players or even with 9 players but we were very good in game and most of the events and most of the prizes and trophies were won by those 11 students which were in SFS Junior class. I remember my bag of trophies and prizes was particularly heavy and the shield of crosscountry race which still adorn my drawing room and when I look at that remind me of the olden days when I studied in this Institute. I think the same would be your feeling. You take all these prizes and trophies and certificates and you will keep them in your house, in your drawing room and after you get married and you have children you will very proudly tell them of your achievements in this Institute as I do occasionally. I remember one difficulty and that we used to get up at 6 O' clock early in the

morning for morning PT and to get up at 6 O'clock in the chilly mornings of December and January is a difficult task and when we were through in the morning PT and the breakfast then we had a very tight schedule of lectures and seminars and assignments. Professor Dr. Sharif (who is no longer alive because he met an accident in the gulf) was a great man. At that time we did not like him but he would give us assignment and topics for seminar and he would give us books and reading material and each one of us to prepare that seminar and than deliver it in class room one by one. We had other teachers, who were equally competent. Dr. G.M. Khattak is one of them. All of them are retired, but they were very competent very devoted teachers and even now I respect them like my father. You are also lucky that you have been educated in a very nice atmosphere and a very nice setting by very competent people. Sheikh Mahmood Iqbal, is one of them. He is very competent, he is very noble. He is very hard working and industrious. He is writing books and he is making speeches and all other material for different symposiums and seminar. Sometime I wonder that he must be working 20 hours a day. Then you have other competent teachers like Dr. K.M. Siddiqui, Dr. Nawaz, Raja Ashfaque, your Director. I need not to count them you know them already. Our teachers were competent but they were not known outside this Institute. But your teachers are known the world over. Whenever I go out to attend a symposium or a seminar in various scientists from other countries they enquire about Sheikh, Mahmood Iqbal, Dr. Siddiqui, Raja Walayat and many others who are sitting here. As I said we have given nice education and nice training; now it is upto you to maintain it, to improve upon it and proving yourself worthy of the pride that this Institute, myself and your teachers have in view when you enter in your practical life.

Sports are essential for building not only mind in bodies but character as well. Sports create a spirit whereby you develop what is known as sportsman spirit. If you achieve something you do not lose your head and when you receive setback in life you don't lose your heart that is the sportsman spirit. Which you can only get and develop on the sports ground. Education is important but equally important is, morning Physical exercises and games and they are where you can develop a balanced personality. I hope and pray that whenever you enter your practical life and attach in the department you should show your competence that you have acquired in this Institute and if you do that your staff and myself would be proud of you. At the end I congratulate those who won so many prizes and so many trophies and I console those who could not get any thing. But they should not lose their heart because it is a part of sportsman spirit. They should strive to achieve something much more worth while in the practical life. With these remarks I thank you very much for this occasion.